قدسی فن اور شخصیت

محمد رحمت اللہ صدیقی

رضا دار المطالعہ
پوکھریرا، سیتامڑھی، بہار

سید صبیح الدین رحمانی، پاکستان

انسانی تعلقات کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے کبھی ایسا ھوتا کہ کسی فرد کے ساتھ مدت العمر بطور رفیق کار قربت کے باوجود بھی فریقین ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہی رہتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چاہے زندگی میں عملاً " ملاقاتوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ھو مگر روح وقلب میں ایک ایسا رشتہ قائم ہوجاتا ہے کہ مکانی بُعد کے علی الزعم مسلسل رفاقت اور روح کی سرشاری کی نسبت محسوس ہوتی ہے۔

سید اولاد رسول قدسی سے میرا تعلق بھی اس دوسری نوعیت کا ہے میری ان سے چند گھنٹوں پر محیط صرف ایک ہی ملاقات ھوئی ہے جب میں قدسی صاحب اور کوثر چشتی صاحب کی دعوت پر نیو یارک میں منعقدہ ایک نعتیہ مشاعرے میں شرکت کی غرض سے گیا تھا مگر اس ایک ملاقات میں ان کی شخصیت کی متعدد روشن طور واطوار اور تخلیقی صلاحیتوں کے فکر افروز جمالیاتی اظہار نے میرے ذہن پر کچھ ایسے گہرے خوشگوار اثرات مرتب کیے کہ تب سے آج تک وہ مجھے اپنے اپنے سے محسوس ہوتے ہیں۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے اصل علمی تعارف کا ذریعہ تو وہ کتب ہی بنیں جو مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی صاحب نے مختلف حوالوں سے جناب قدسی پر مرتب کیں ہیں۔اس وقت بھی میرے پیش نظر ان کی مرتب کردہ کتاب " قدسی فن اور شخصیت " کا مسودہ ہے جو قدسی و صدیقی کی محبتوں کی ایک اور زندہ گواہی بن کر سامنے آ رہی ہے۔

اس کتاب میں قدسی شخصیت اور فن کے حوالے سے متعدد پہلوؤں کو سمیٹا گیا ہے صدیقی صاحب نے قدسی کی فکری و اظہاری کاوشوں کو سہہ ابعادی جہتوں میں منقسم کرکے نہایت سلیقے سے اجاگر کیا ہے۔شاعری، شریعت اور طریقت کے تناظر میں سید اولاد رسول قدسی کی زندگی اور فن کے تمام زاویوں کو ست رنگی منشور سے گزار کر اس کتاب کو روشنی کا ایک ایسا ہالہ بنادیا گیا ہے جو حوالہ کا درجہ رکھتی ہے۔

میں ذاتی طور پر قدسی جیسے اھم نعت نگار پر ایسی باوقار علمی دستاویز کی اشاعت کو ہمارے عہد میں نعت گو شعرا کے اختصاصی مطالعات میں ایک خوش گوار اضافہ سمجھتا ھوں اس کتاب میں قدسی شناسی کے دائرے ہی وسیع ہوتے ہوئے نظر نہیں آتے بلکہ نعت گوئی کے فن پر گفتگو کے سنجیدہ علمی آفاق بھی نمایاں ھوتے دکھائی دیتے ہیں میں جناب مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی کو اس کتاب کی تدوین واشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور قدسی صاحب کی عمر ،علم،صحت اور توفیقات علم وفن میں ترقی و برکت کے لیے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر کرامت علی کرامت

صدف کے بطن میں پوشیدہ موتیوں کی طرح قدسی کی ذات میں پوشیدہ فنی اور تخلیقی خوبیاں عوام کی نظر سے اوجھل رہتیں، اگر مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی نے ان کا ساتھ نہ دیا ہوتا۔ جدید اور قدیم علوم سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد قدسی کا زیادہ تر وقت افریقہ اور امریکا جیسے بیرونی ممالک میں گذرا۔

ہندوستان میں ان کی تقریباً تمام کتابوں کی طباعت اور توسیع واشاعت کی ذمہ داری مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی نے قبول کی اور اس ذمہ داری کو انہوں نے اب تک بحسن وخوبی نباہا ہے۔ قدسی کی شخصیت اور شاعری پر ناقدین زبان وادب نے بہت کچھ لکھا ہے۔ کئی ادبی رسائل نے ان پر خصوصی گوشے شائع کئے ہیں۔ موصوف پر لکھے گئے تمام مضامین کو یکجا کر کے مولانا رحمت اللہ صدیقی نے ''قدسی شخص اور شاعر'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی تھی، جو امید ہے کہ آنے والے محققوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

زیر نظر کتاب ''قدسی فن اور شخصیت'' قدسی پر لکھی گئی شخص واحد کی سعیٔ جمیل کا نتیجہ ہے۔ اگر چہ یہ کتاب بظاہر پی، ایچ، ڈی کا مقالہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے، کیونکہ اس میں ڈاکٹر کی تھسس کے طریقۂ عمل (methodology) کی پابندی کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ عام طور پر تصنیف اور تھسس دونوں کے تقاضے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ البتہ یہ کتاب قدسی پر تحقیق کرنے والوں کے لئے کئی نئی نئی راہیں ضرور کھول دے گی اس میں اتنا سارا مواد موجود ہے کہ ادب (literature) اور اسلامیات (islamie studies) دونوں شعبوں میں قدسی پر متعدد ڈاکٹریٹ کے مقالے لکھے جاسکتے ہیں

جہاں تک مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی کے نثری اسلوب کا تعلق ہے، اتنا کہا جاسکتا ہے کہ ان کی نثر صاف ستھری اور رواں دواں ہے۔ تقریباً ہر جگہ ان کی شگفتہ بیانی کو فوقیت حاصل ہے۔ کہیں کہیں وہ ایک ہی بات کو مختلف پیرایے میں بیان کرتے ہیں جو طبع سلیم پر بار محسوس ہوتی ہے۔

بہرکیف قدسی فن اور شخصیت مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی کی ایسی اہم تصنیف ہے جو مستقبل میں قدسی کے فکر وفن کو سمجھنے اور ان پر کام کرنے والوں کو اپنی جانب ضرور متوجہ کرے گی۔ انہوں نے قدسی پر ایک بڑا کام کیا ہے اس لئے مذہبی اور ادبی دونوں حلقوں سے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میں ذاتی طور پر ان سے پرامید ہوں اور دعا گو بھی

ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

سید اولاد رسول قدسی مذہبی اور ادبی دونوں دنیا میں عزت واحترام اور اعتبار کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ مذہب اور ادب دونوں کی خدمت کو عبادت سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کی دور افتادہ زمین پر رہ کر بھی شعری ونثری تخلیقات سے ہمارے ذخیرۂ ادب میں اضافہ کر رہے ہیں۔ مغربی آب وہوا میں رہنے کے باوجود اُن کا مذہبی ولسانی قدروں سے رشتہ کسی طرح کمزور نہیں ہوا ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

قدسی کی ادبی نگارشات ہماری آنکھوں سے اوجھل رہتیں اگر مولانا محمد رحمت اللہ صدیقی نہ ہوتے۔ جس طرح غالب کو مولانا حالی اور ذوق کو آزاد مل گئے تھے، قدسی کو مولانا رحمت اللہ صدیقی مل گئے ہیں۔ امریکہ جیسی دور افتادہ دھرتی پر رہ کر ہندوپاک میں جھنڈے لہرانا کوئی آسان کام نہیں، مگر مولانا صدیقی نے ان کا یہ کام بہت آسان کر دیا ہے۔ ان کی نگارشات کو ترتیب دینا، کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے مراحل طئے کرنا اور پھر اشاعت سے قبل اور بعد ارباب علم وادب سے مضامین وتاثرات حاصل کرنا کس جگر کاوی کا تقاضہ کرتا ہے اس کا اندازہ اہل قلم لگا سکتے ہیں۔ مگر مولانا صدیقی نہ صرف یہ سب بہ آسانی و بہ خوشی کرتے ہیں بلکہ خود بھی طویل مقدمے اور مقالے لکھ کر قدسی کے فنی اور فکری ابعاد روشن کرتے رہتے ہیں۔ اہل علم جانتے ہیں کہ خود صدیقی صاحب کا علمی وادبی ذوق بلند ہے اور پیغام رضا جیسے موقر جریدے کی ادارت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ وہ فن پارے کے معروضی اور غیر جانبدارانہ مطالعے کا ہنر جانتے ہیں۔ انہوں نے قدسی کے فن پر گفتگو کرتے ہوئے جو ضروری پہلو ہو سکتے تھے وہ سب تلاش کر لیے ہیں اور کوشش کی ہے کہ قدسی کے فن، فکر، اسلوب اور ذہنی میلانات کے تمام ابعاد قارئین پر روشن کر سکیں۔ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہیں۔ مولانا صدیقی زبان پر عبور رکھتے ہیں اس لیے خود ان کا اپنا اسلوب بھی دلچسپ ہے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں سلاست وسادگی ہوتی ہے جو تحریر کو شگفتگی، روانی اور تاثیر عطا کرتی ہے۔

مولانا صدیقی کے اسلوب فکر اور انداز مطالعہ کے علاوہ ان کے ذوق ترتیب وتدوین کا بھی بہترین نمونہ زیر نظر کتاب ہے، جس سے نہ صرف قدسی کا تفصیلی مطالعہ سامنے آتا ہے بلکہ مولانا صدیقی کی محنت، لگن اور فکری معیار کا اندازہ ہوتا ہے۔ خدا کرے قدسی اور صدیقی کی یہ دوستی یوں ہی برقرار رہے اور ہم جیسے تشنگان علم وادب کی سیرابی کی صورت نکلتی رہے۔

قُدسی فن اور شخصیّت
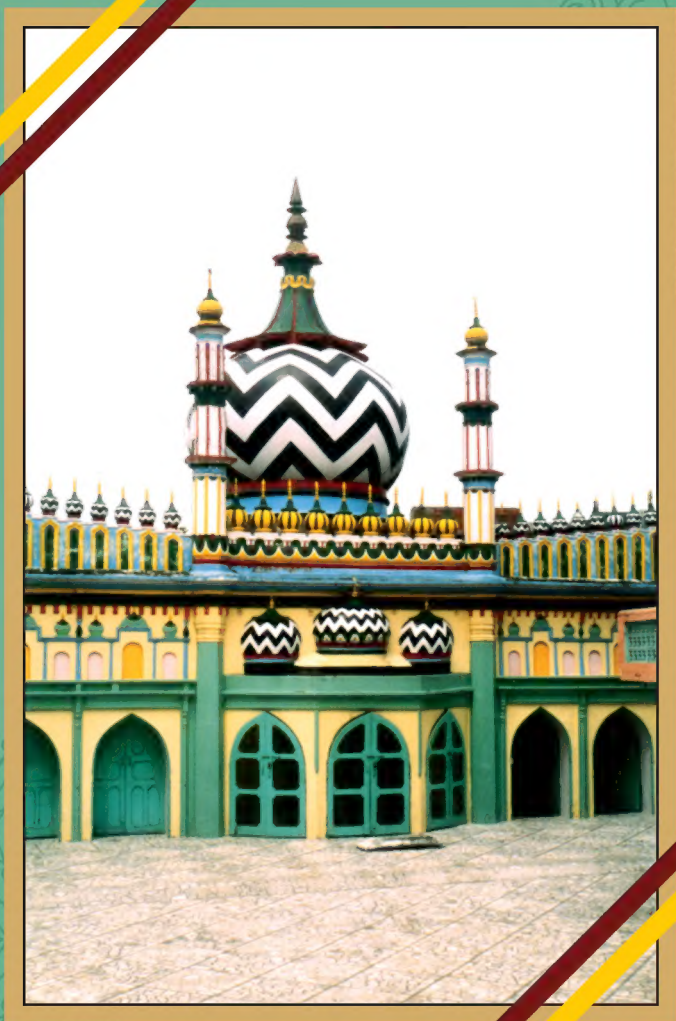
محمّد رحمتُ اللہ صِدّیقی

قدسی فن اور شخصیت

محمد رحمت اللہ صدیقی

رضا دارالمطالعہ

پوکھریرا، سیتامڑھی، بہار

نام کتاب : قدسی فن اور شخصیت

مصنف : محمد رحمت اللہ صدیقی

سنِ اشاعت : ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

تعداد : گیارہ سو

صفحات : ۵۸۴

قیمت : ۴۰۰/روپے

ناشر : رضا دار المطالعہ، پوکھریرا، سیتامڑھی، بہار

قدسی کا پتہ

Syed Aulade Rasool Qudsi

8830 Moline St., Queens Village
NY 11427
Mob.0018323521992
E-mail: auladerasul@yahoo.com

مصنف کا پتہ

Mohammad Moin Raza Aakif

New Mahada Building108 , Room No. 404
P.M.G. Colony, Mankhurd, Mumbai-43
Mob.9930585533
E-mail: siddiquirahmat92@gmail.com

فہرست

عنوان	مصنف	صفحہ
مصنف کے اوراق حیات سے		۱۲
قدسی کے اوراق حیات سے		۱۵
قدسی اور عرفانِ قدسی	ڈاکٹر غلام مصطفی نجم القادری	۱۷
سید اولادِ رسول قدسی اور تثلیث فکر و فن	ڈاکٹر کرامت علی کرامت	۲۶
قدسی کی ادبی نگارشات	ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی	۳۳
قدسی فن اور شخصیت	ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی	۳۵
اسلام خدائی مذہب ہے		۳۷
اسلام ایک اٹل حقیقت ہے		۳۸
اسلام اپنے کردار کی بنیاد پر زندہ ہے		۳۹
ایک اُمّی نے عرب کا بول بالا کر دیا		۴۰
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی خوشبو		۴۱
اسلام ظلم و جبر کا قاتل ہے		۴۴
اسلام کے فروغ میں دولت کا کبھی کوئی رول نہیں		۴۵
اسلام غریبوں سے شروع ہوا ہے		۴۶
اسلام کے فروغ میں علما کا کردار		۴۶
ہندوستان میں اسلام کے اوّلین داعی		۴۷
اسلام کی تبلیغ کے بنیادی ذرائع		۴۹
مدارس انسان سازی کے کارخانے ہیں		۵۰
حیاتِ قدسی کی بکھری کرنیں		۵۰

قدسی کے شعری دواوین	۵۲
قدسی اور اصنافِ شعری	۵۳
شعری نمونے	۵۳
قدسی کے نثری فن پارے	۸٦
قدسی کی دینی وعصری علوم سے فراغت	۸٦
قدسی کے علوم	۸۷
قدسی شخص اور شاعر: موضوعاتی اشاریہ	۸۷
قدسی کے شعری دواوین پر ناقدین زبان وادب کے تاثرات	۸۹
قدسی کے دواوین کا موضوعاتی اشاریہ	۹۰
قدسی کے ساتھ ادبی دنیا کا سلوک	۹۲
وزیر آغا کے خیالات	۹۲
ڈاکٹر امجد رضا کے خیالات	۹۲
سیرتِ سرورِ دو جہاں پر تاثراتی تحریں	۹۳
قدسی کے کلام کا اجمالی اشاریہ	۹٦
قدسی کے کلام کی فنی ولسانی حیثیت	۹۷
قدسی پر مذہبی وادبی رسائل کے گوشے	۹۹
پیغامِ رضا ممبئی	۱۰۰
مدیر ''پیغام رضا'' کا تاثر	۱۰۱
پیغامِ رضا میں گوشۂ قدسی پر ایک تاثراتی تحریر	۱۰۲
ادبی مجلہ ''ترویج'' کٹک کا گوشہ	۱۰۳
سید اولادِ رسول قدسی سے مدیر ''ترویج'' کی بات چیت	۱۰۴

ماہ نامہ شاعر ممبئی کا گوشہ	۱۰۸
مدیر ماہنامہ ''شاعر'' ممبئی سے قدسی کی بات چیت	۱۰۸
قدسی اپنے والد کے سچے جانشین ہیں	۱۳۴
والد ماجد کی صحبت کی برکتیں	۱۳۵
قدسی کی حیات کے ترجیحی عناوین	۱۳۵
دعوت و تبلیغ کے بنیادی ذرائع	۱۳۶
دعوت و تبلیغ کے میدان میں تحریر کی اہمیت	۱۳۶
قدسی کے تحریری نمونے	۱۳۷
نمونۂ اوّل	۱۳۷
نمونۂ دوم	۱۳۷
نمونۂ سوم	۱۳۸
نمونۂ چہارم	۱۳۹
نمونۂ پنجم	۱۴۱
نمونۂ ششم	۱۴۱
دعوت و تبلیغ کے دو اہم مراکز	۱۴۱
قدسی میدانِ درس و تدریس میں	۱۴۲
قدسی کی فتویٰ نویسی	۱۴۳
قدسی کے انگریزی فتاوے	۱۵۱
قدسی کے انگریزی نثری نمونے	۱۶۱
قدسی کے انگریزی نظمیہ نمونے	۱۶۸
قدسی کا فنِ خطابت	۱۷۳

قدسی کی پسندیدہ شخصیات	۱۷۵
قدسی کے ہم عصر علما و مشائخ	۱۷۹
قدسی کے تبلیغی اسفار	۱۸۸
قدسی کی شادی خانہ آبادی	۱۸۹
قدسی کی شادی پر لکھا گیا ایک تاریخی سہرا	۱۹۱
نعت اصنافِ نعت	۲۰۹
نعت اعترافِ نعت	۲۰۹
نعت سفیرانِ نعت	۲۵۸
قدسی کی نعت نگاری	۳۳۷
قدسی کی نظموں کا آسمان	۳۵۶
قدسی کی نعت گوئی احادیث کی روشنی میں	۳۷۵
سُن کے اشعار اربابِ فن نے کہا	۳۷۶
فصیح اللسان مصطفی جانِ رحمت	۳۷۸
نہ سمجھا کسی نے نہ سمجھے گا کوئی	۳۷۹
ہر ایک شئے میں ہے ان کی جلوہ طرازی	۳۷۹
نہ سایہ تھا اس کا ریتیلی زمیں پر	۳۸۰
دامن میں سیہ کار کو لیتے ہیں بلا کر	۳۸۱
صحابہ کے آدابِ زریں ہیں شاہد	۳۸۴
جب چھڑے ذکر کبھی اُمت کا	۳۸۶
حیران ساز شیں تھیں اشاعت پہ دین کی	۳۸۷
لعابِ پاک تیرا جس پر پڑ جائے میرے آقا	۳۸۹

سرکار سے پہلے کبھی اس دہر نے قدسی	۳۹۴
بے جان کنکری بھی یہ کہتی تھی قید میں	۴۰۰
ازدحام ملائک میں صبح ومسا	۴۰۳
دائمی مشک سے ہر ذرّہ نہا جاتا ہے	۴۰۴
کُن کی کنجی ہے زبانِ مصطفی	۴۱۰
خالق نے ان کو سونپ دیا اختیارِ کُل	۴۱۳
خلد میں بھی نہیں ہے ان کو گوارہ فرقت	۴۱۸
شاہد عدل ہے اقصیٰ میں امامت ان کی	۴۲۰
ان کے اخلاق کی تیز برسات میں	۴۲۶
دم بخود کر گئی کفّار کو ہجرت ان کی	۴۳۰
صادق ہیں بے مثال مہذب امین ہیں	۴۳۵
آقا کی طرح دہر میں ذی جاہ نہیں ہے	۴۳۷
نعتوں میں کھوئے رہنا عبادت ہے زندگی	۴۴۴
کمالات ان کی زباں کے عجب ہیں	۴۴۶
کون کرتا ہے مالا مال کہاں	۴۵۰
وظیفہ شاہِ دوعالم کے نام کا پڑھ کر	۴۶۲
جور و جفا و ظلم کے شعلوں کے بیچ بھی	۴۷۰
قدسی ناقدین زبان و ادب کی نظر میں	۴۷۸

علی سردار جعفری ✪ مظہر امام ✪ علقمہ شبلی ✪ الی داس گپتا رضا ✪ سیّد آلِ رسول حسنین میاں نظمی ✪ مخمور سعیدی دہلی ✪ شمس الرحمٰن فاروقی ✪ پروفیسر عنوان چشتی ✪ یوسف ناظم ✪ حقانی القاسمی ✪ افتخار امام صدیقی ✪ ڈاکٹر طلحہ رضوی برق ✪ ڈاکٹر مظفر حسن عالی سہسرامی ✪ ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی ✪ ڈاکٹر حفیظ اللہ نیولپوری ✪ شمیم طارق ✪ پروفیسر کرامت علی کرامت

اپنے والدین

محمد لقمان صدیقی مرحوم

وحسیب النساء مرحومہ

کے نام

نیاز مند

ابوالعاکف

محمد رحمت اللہ صدیقی

مصنف کے اوراقِ حیات سے

نام : محمد رحمت اللہ
قلمی نام : محمد رحمت اللہ صدیقی
تخلص : رحمتؔ
والد کا نام : محمد لقمان صدیقی مرحوم ابن شیخ محمد معظم مرحوم ابن شیخ محمد کمال بخش مرحوم
تاریخ ولادت : ۱۰ / اگست ۱۹۶۸ء
جائے ولادت : نانپور، سیتامڑھی بہار (نانہال)
مقام : پوکھریرا، سیتامڑھی بہار
ابتدائی تعلیم : مدرسہ نور الہدیٰ، پوکھریرا، سیتامڑھی بہار
اعلیٰ تعلیم : مدرسہ ضیاء الاسلام بنکی کھال، گوپال گنج، بہار، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، دار العلوم منظر حق ٹانڈہ، فیض آباد، یوپی، دار العلوم خیریہ نظامیہ سہسرام۔
مشاہیر اساتذ : حضرت مولانا سلیمان سنی حامدی، حضرت مولانا مفتی ابرار الحسن رضوی، (باتھ اصلی) حضرت مولانا صبغۃ اللہ عزیزی مصباحی، بحر العلوم حضرت مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی، حضرت مولانا اسرار الحق مصباحی (بابا) مفسر قرآن حضرت مولانا عبداللہ عزیزی، حضرت مولانا مفتی ایوب صاحب رضوی (پنڈول) شمس العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب حبیبی الہ آباد، حضرت مولانا مفتی ظل الرحمن عزیزی اور حضرت مولانا ملک الظفر صاحب سہسرامی۔
بیعت : شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی شاہ محمد مصطفی رضا بریلوی نور اللہ مرقدہٗ۔

خلافت واجازت: وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی شاہ اختر رضا خاں ازہری بریلوی علیہ الرحمہ۔
نبیرہ استاذ زمن، شبیہ مفتی اعظم، حضرت مولانا مفتی سبطین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ۔
عمدۃ المشائخ حضرت مولانا مفتی سید شاہ حسینی اشرفی مصباحی ناگپور۔
غیاث ملت حضرت مولانا سید شاہ غیاث الدین ترمذی کالپی شریف۔

سندات : فضیلت دارالعلوم خیریہ نظامیہ سہسرام، فضیلت مدرسہ فیض العلوم جمشید پور، بہار، فاضل حدیث الٰہ آباد بورڈ، (اوّل)

درسی خدمات : دارالعلوم مفیدالاسلام مصطفی آباد سیوان بہار۔ صدر مدرس، جامعہ رضویہ برکات العلوم گونڈی ممبئی، صدر مدرس و مہتمم۔ مختلف مساجد میں امامت وخطابت۔

تصنیفی، تالیفی اور مرتباتی خدمات :

مشائخ چشت اور امام احمد رضا، امتیاز اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت، قدسی شخص اور شاعر، قدسی فن اور شخصیت، سیرت سرورِ دوجہاں ایک مطالعہ (سید اولاد رسول قدسی) لب ولہجہ (نعتیہ کلام) (سید اولاد رسول قدسی)، رفتہ رفتہ (غزلیہ کلام) (سید اولاد رسول قدسی)، لوحِ محفوظ (سید اولاد رسول قدسی)، خدا... نہ خدا سے جدا (سید اولاد رسول قدسی)، تروتازہ (سید اولاد رسول قدسی)، لمحہ لمحہ (سید اولاد رسول قدسی)، قلم آشنا (سید اولاد رسول قدسی)، سیرت سرورِ دوجہاں جلد اوّل (سید اولاد رسول قدسی)، مفتیٔ اعظم اڑیسہ اور مسلکِ اعلیٰ حضرت (سید اولاد رسول قدسی)۔ حضور مجاہد ملت حیات وخدمات اور اعترافات، مسلک اعلیٰ حضرت منظر پس منظر (مفتی شمشاد حسین رضوی)، مسلک اعلیٰ حضرت تعارف حقیقت اور اختلاف (مفتی شمشاد حسین رضوی)، حضور احسن العلماء اور مسلک اعلیٰ حضرت، قلم کی سعادت (غیر مطبوعہ) سہ ماہی امین شریعت کا امین شریعت نمبر، حضور مفتی اعظم ہند اور اصلاح معاشرہ (غیر مطبوعہ) مفتی اعظم مفتی اعظم کیوں؟ معارف تاج الشریعہ، پیغام رضا ممبئی کے نصف درجن سے زائد نمبرات، کتابوں کی ٹوٹل تعداد سو سے زائد ہیں۔ مقالات کی بھی تعداد سو کے قریب ہے۔

ایوارڈ، گول میڈل، شیر رضا اکیڈمی وسئی ممبئی، بدست عارف نسیم خان سابق وزیر داخلہ

حکومت مہاراشٹر، حضور مفتی اعظم ایوارڈ، انجمن پیغام رضا ٹرسٹ بھدراوتی کرناٹک بدست پیر طریقت قاری لیاقت رضا نوری خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند۔ امام احمد رضا ایوارڈ منجانب خانقاہ رضویہ بریلی شریف بدست صاحب سجادہ پیر طریقت حضرت سبحانی میاں صاحب، مسعود غازی ایوارڈ۔ بزم مسعودیہ رجسٹرڈ، کرلا ممبئی، آبروئے فکر وقلم ایوارڈ منجانب کمیٹی درگاہ کھمن پیر ریلوے اسٹیشن چار باغ لکھنؤ۔ بدست غیاث ملت کالپی شریف۔ تاج الشریعہ ایوارڈ جماعت رضائے مصطفی شاخ بھانڈوپ، ممبئی۔ ہر ایوارڈ کے ساتھ نقد رقم، شیلڈ اور توصیفی سندات بھی ہیں۔

سمینار و کانفرنس: صدر الافاضل سمینار و کانفرنس، مراد آباد، یوپی
حضور تاج الشریعہ سمینار و کانفرنس الجامعۃ الرضویہ پٹنہ سیٹی، بہار۔
امام احمد رضا سمینار و کانفرنس دار العلوم غوثیہ رضویہ مرغیا چک، سیتامڑھی، بہار
سنی کانفرنس بنارس۔ تاج الشریعہ نیشنل کانفرنس وسمینار، کلیان

مصروفیات ومشغولیات : تالیف وتصنیف، شعر وسخن اور تحقیق وجستجو۔

گھر آنگن کی رونقیں : شریک حیات، صاحبزادگان محمد معین رضا عاکفؔ صدیقی، محمد مونس رضا واقفؔ صدیقی۔

سعادات : بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری، محبوبانِ الٰہی کے درباروں کی جاروب کشی۔ بڑوں کا احترام، چھوٹوں پہ شفقت۔

قدسی کے اوراقِ حیات سے

سیداولادِ رسول قدسیؔ نعت مزاج شاعر

پُرنور آنکھیں علم بھر، گویائی بھر لب، خوش لحن گوش، باعمل باریش قلم کار، اسلامی سراپا، نعتوں نعت عشق، زود گو۔ مگر تخلیق بھر، جدّت پسند، حرف حرف شکاری، لفظ لفظ شاعری، سادہ لوح نعت نگار، دوست دار، خوشبو شعار، فطری شعار، روحانی سلسلوں کے امین، تصوف زاد، تخلیقی آفاق کے آفتاب، تخلیقی جہانوں کے جویا۔

یہ ہیں، عشق عشق نبی سے سرشار سیداولادرسول قدسی

سیّداولادرسول قدسیؔ ایک نظر میں

نام : سیّداولادرسول تخلّص: قدسیؔ

پیدائش : ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء وطن: بھدرک (اڑیسہ)

جدّامجد : سیّدالسادات حضرت دیوان شاہ دریا سے قدسیؔ کے والد تک اور مابعد

تعلیم : میٹرک۔۱۹۷۹ء (بھدرک) بی اے۔ ۱۹۸۲ء (بھدرک) ایم اے (انگریزی۔۱۹۸۵) (کٹک) ایم اے۔اردو (۱۹۸۴ء) اردو فاضل (۱۹۸۸ء)

دینی علوم کی تحصیل: ۱۹۸۸ء (اپنے والد سے) عربی، فارسی، صرف ونحو، فقہ، منطق، فلسفہ

دینی سند : عالم، فاضل، مفتی

دستارِ فضیلت : الجامعۃ الاشرفیہ۔مبارکپور (یوپی۔ ۱۹۹۲ء) والد ماجد کے حکم پر دین کی تبلیغ کے لیے جلال پور ضلع سیوان (بہار) روانہ ہوئے۔ وہاں قدسیؔ نے تعلیم وتربیت کے علاوہ سیرت سازی کا بھی اصلاحی کام کیا۔ دینی علوم کی تبلیغ اور درس وتدریس کے لیے ۱۹۹۵ء میں بمبئی کے ایک کالج نے مدعو کیا لیکن یہاں کی فضا انہیں راس نہ آئی اور پھر ۱۹۹۵ء میں قدسی افریقہ

کے لیے پرواز کر گئے۔ پھر کینیڈا بعدہ امریکہ کو دعوت و تبلیغ کا مرکز بنایا۔ ۱۵ ر سالوں سے امریکہ میں مع اہل وعیال مقیم ہیں۔

مصروفیات : درس وتدریس، امامت وخطابت اور شعر وسخن

شاعری کا آغاز : ۱۹۷۸ء

اساتذہ: والد ماجد مفتی اعظم اڑیسہ حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس علیہ الرحمہ، محدثِ کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی، حضرت مولانا مفتی عبدالمسجود حبیبی، حضرت مولانا نصیرالدین عزیزی مصباحی، حضرت مولانا عبدالشکور مصباحی، حضرت مولانا اسرارالحق مصباحی، حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی

تصانیف : گلہائے قدسی (نعتیہ مجموعہ) ۱۹۸۵ء، انوارِ قدسی (نعتیہ مجموعہ) ۱۹۸۷ء، گل ولالہ۔ ۱۹۹۶ء (نعتیہ مجموعہ)، حیات مفتیٔ اعظم اڑیسہ (جلد اوّل) سوانح۔ ۱۹۹۶ء، حضور مجاہد ملّت کا گوشۂ حیات (سوانح) ۲۰۰۰ء، لب و لہجہ (نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۰ء، رفتہ رفتہ (غزلیہ کلام) ۲۰۰۲ء، لوحِ محفوظ (نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۵ء، ذکرِ رضا منظوم (انگریزی) ۲۰۰۳ء، علمِ غیبِ مصطفیٰ (انگریزی) ۲۰۰۴ء، فضائل رمضان المبارک (انگریزی) ۲۰۰۶ء، خدا....نہ خدا سے جدا (نعتیہ دیوان) ۲۰۱۰ء، تر و تازہ (غزلیہ دیوان) ۲۰۱۰ء، لمحہ لمحہ (نظمیں) ۲۰۱۰ء، قلم آشنا (مجموعۂ مقالات)، سیرت سرورِ دو جہاں جلد اوّل، ماویٰ وملجا (نعتیہ مجموعہ)، تشریح الفاظِ قرآنی، سیرت سرورِ دو جہاں (جلد دوم)، انتخاب کلام قدسی، حیاتِ مفتیٔ اعظم اڑیسہ (قسط ثانی)، حضور مجاہد ملّت (استقامت وکرامت)، حضرت مفتیٔ اعظم اڑیسہ (اپنی کرامات کے اُجالے میں)، دعوتِ عمل، مفتیٔ اعظم اڑیسہ اور مسلکِ اعلیٰ حضرت

گھر جنّت : مرشدہ بیگم (نصف بہتر) صاحبزادگان: سیّد قرار رسول، سیّد ایثار رسول، سیّد منار رسول۔ شہزادیاں: سیّدہ تابندہ قدسی، سیّدہ رخشندہ قدسی